مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار
محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

و قیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امام بارگاہ امام الصادق G-9/2
اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

خداوند تعالیٰ ان کو میری شفاعت سے محروم رکھے"۔ طرماح کا بیان ہے کہ جب میں نے ذرا غور سے دیکھا تو وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے"۔

حرم کا کربلا سے وداع

اس کے بعد عمر سعد نے خواتین کو، حضرت علی بن الحسینؑ کو اور حضرت حسن مثنیٰ کو بے پالان اونٹوں پر سوار کر کے کوفہ روانہ کر دیا اور شہداء کی لاشوں کو بغیر دفن کئے اسی طرح چھوڑ دیا کہ جنہیں بعد میں کربلا کے اردگرد کے دیہات کے لوگوں نے آ کر دفن کیا۔ اٹھارہ سر جو اہل بیت اطہار کے مردوں کے تھے نیزوں پر بلند کر دئے گئے۔

اسیران کربلا کی حضرت علیؑ کے شہر کوفہ میں آمد

جدیلہ الاسودی کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت والے سال ۶۱ ھجری میں کوفے میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ کوفہ کی مستوارت اپنے بال کھولے گریباں چاک اپنے منہ پیٹ رہی ہیں۔ میں نے ایک ضعیف شخص سے دریافت کیا۔ "یہ رونا پیٹنا کس لئے ہے؟"۔ اس نے جواب دیا۔ "یہ امام حسینؑ کے سر مبارک جدا کرنے کی وجہ سے ہے"۔ اس قافلہ کی مستورات میں ایک خاتون بے پالان اونٹ پر سوار تھی۔

اس کے متعلق میں نے سوال کیا۔ "یہ کون خاتون ہے؟"۔ مجھے بتایا گیا۔ "یہ ام کلثومؑ ہیں"۔ میں نے ان کے قریب ہو کر پوچھا۔ "آپ اپنی مصیبت کا حال مجھے بتائیں"۔ وہ خاتون فرمانے لگیں۔ "اے شخص تم کون ہو؟"۔ اس نے کہا۔ "میں بصرے کا رہنے والا ہوں"۔ وہ فرمانے لگیں۔ "اے شخص! میں اپنے خیمے میں تھی کہ گھوڑے کی ہنہناہٹ سنی۔ خیمہ سے باہر آ کر کیا دیکھتی ہوں کہ گھوڑا بغیر سوار کے کھڑا ہے میں نے رونا شروع کر دیا اور بیبیوں میں بھی آہ وزاری کا شور بلند ہوا"۔

کربلا میں جنات کی آمد

پھر حضرت ام کلثومؑ نے فرمایا۔ میں نے ہاتف کی آواز سنی۔ کوئی نظر نہ آتا تھا۔ لیکن یہ اشعار پڑھے جا رہے تھے۔ ''خدا کی قسم میں آپ کے پاس اس وقت آیا کہ جب کربلا میں ذبح ہوگئے۔ میں نے آپ کا چہرہ خاک آلودہ دیکھا۔ آپ کے ارد گرد دوسرے جوانوں کی گردنوں سے بھی خون جاری تھا۔ آپ کے انوار سے تاریکی میں روشنی تھی۔ میں سوا ہوا تا کہ آپ تک جلد پہنچوں۔ پیشتر اس کے حوان جنت ان کے بوسے لیں، میں قریب پہنچا تو دیکھا کہ خدا کی قضا وقدر کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ وہ حسینؑ تھے جو نور کا ایک منبع تھے۔ خدا جانتا ہے کہ میں نے یہ بات غلط نہیں کہی''۔

بعد میں فرمانے لگیں۔ ''میں نے اس ہاتف کو مخاطب کر کے کہا۔ تجھے خدا کا واسطہ بتا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا۔ میں جن قوم کا ایک بادشاہ ہوں میں اور میری قوم یہاں آئے تھے کہ حسینؑ کی نصرت کریں لیکن انہیں قتل کیا ہوا پایا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کہا۔ بہت افسوس ہے اے ابا عبداللہ''۔

اہل حرم کی کوفہ میں آمد۔۱۲ محرم ۶۱ ہجری

اہل حرم کوفہ میں اس طرح داخل ہوئے کہ علی بن الحسینؑ بے پالان اونٹ پر سوار تھے۔ ان کی رانوں سے خون جاری تھا۔ حضرت نے روتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔ ''اے قوم بد! خدا تمہارے گھر برباد کرے کہ تم نے ہمارے جد کی حرمت کا کوئی پاس نہ کیا۔ جب قیامت کے روز ہم اور رسول خداؐ جمع ہوں گے تو تم کیا جواب دو گے؟ ہمیں اس طرح بے پالان اونٹوں پر سوار کر کے پھرا رہے ہو گویا ہم نے تمہارے سامنے دین خدا کو عزت نہ بخشی ہو۔ اے بنی امیہ (لع)! ہماری اس مصیبت پر تمہارا ردعمل یہ ہے کہ ہمارے بلانے والوں کی آواز تک نہیں سنتے۔ ہماری مخالفت میں خوش ہو کر تالیاں پیٹتے ہو۔ خود ہمیں جگہ جگہ لئے پھر رہے ہو۔ کیا رسول خداؐ ہمارے جد نہیں جنہوں نے گمراہوں کو راہ ہدایت دکھلائی۔ اے کربلا کی

السلام سے ہے اور ابن زیاد کا لشکر فتح مند ہوا ہے"۔ اتنا کہہ کر پھر گریہ کرنے لگا اور کہا "میں آل محمدؐ کے گھروں کی طرف گیا۔ میں نے ایسا منظر کبھی نہ دیکھا تھا جو آج دیکھا ہے۔ خداوند تعالیٰ شہر کے مکینوں کو اپنے گھروں سے دور نہ کرے۔ اگرچہ میرا گمان ہے کہ وہ گھر خالی ہو چکے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حسینؑ کی شہادت کے بعد سورج گہنا گیا ہے اور آبادیوں اداس اداس نظر آتی ہیں۔ یہ لوگ جو مخلوق کے لیے پناہ اور ڈھال سے کم نہ تھے اب خود گرفتار بلا ہیں۔ یہ ایک عظیم مصیبت ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورج کے ساتھ چاند بھی اپنی روشنی کھو چکا ہے۔ رسول اللہؐ کے اہل خاندان جن میں شہید کربلا کو سب سے پہلے قتل کر کے مسلمانوں کی گردنیں شرم سے جھک گئی ہے۔ میرا آقا اس حال میں شہید کیا گیا کہ ایک گھونٹ پانی بھی اس کو نہ دیا گیا بلکہ ان کے خون سے انہوں نے نیزے سیراب کئے کاش! اس ظالم کا ہاتھ مفلوج ہو جاتا جو حسینؑ کی طرف تلوار لے کر بڑھا۔

سہل کہتا ہے۔ ابھی اس شخص کی گفتگو ختم نہ ہوئی تھی کہ میں نے دیکھا کہ خوشی کے گیت گائے جا رہے ہیں اور فتح کے پرچم بلند کئے جا رہے ہیں۔ اسی دوران قافلہ حسینؑ کوفہ میں داخل ہوا اور لوگوں کے گریہ کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اس کے بعد نیزے پر حسین علیہ السلام کا سر مبارک بلند ہوا۔ اس سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر میں اتنا رویا کہ میرا گلا رندھ گیا۔ اتنے میں قافلہ وہاں پر پہنچ گیا۔ آگے آگے امام زین العابدین علیہ السلام تھے۔ ان کے پیچھے جناب ام کلثوم کی سواری تھی جو یہ کہہ رہی تھی۔ اے کوفہ والو! اپنی آنکھیں بند کرلو۔ کیا تمہیں خدا اور رسول اللہ سے حیا نہیں آتی؟ کہ ان کے حرم پر جن کے چہرے کھلے ہیں نظر کرتے ہو۔

کوفہ میں امام حسین علیہ السلام سر مبارک کا تلاوت قرآن کرنا

اس قافلہ کو بنی خزیمہ کے دروازے پر روکا گیا۔ اس وقت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک ایک نیزہ پر سوار تھا اور سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب اس آیت پر پہنچا۔ "ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من

تم جلد ہی ایسی آگ میں جلو گے جس کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔تم نے میرے بھائی کو شہید کیا اور ان کے خاندان کو قید کیا اور ان کا سامان لوٹ لیا۔ان تمام امور پر خدا گواہ ہے۔وہ محترم خون جس کا خدا، رسولؐ اور قرآن نے بہانا حرام کیا تھا تم نے بہایا ہے۔ان کی خواتین کو کھلے بالوں بے پردہ کر کے نہایت ذلت و رسوائی سے باہر نکالا۔تم نے تو بچوں کو بھی ذبح کرنے کا قصد کیا تھا۔یہ ظلم میرے نانا میرے بابا اور میری مادر گرامی اور ہر نیک انسان پر کتنا شاق ہے۔ہائے افسوس میری جان عالم مسافرت میں شہید ہونے والے پر قربان ہو اور اس مظلوم قیدی پر جو بیڑیاں پہنے ہوئے ہے۔ہائے میری مصیبت جب میرے بھائی (حسینؑ) کا سر نیزے پر بلند کیا۔

جب ان قیدیوں کو ابن زیادہ کے سامنے لے جایا گیا تو وہ دائیں بائیں دیکھتا تھا۔حضرت زینبؑ جن کی چادر اور گوشوارے چھین لئے گئے تھے پریشان بالوں اور اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپاتی تھیں۔ابن زیاد لعین ان کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھنے لگا۔"یہ خاتون کون ہے؟" لوگوں نے بتایا۔"حسین علیہ السلام کی بہن زینبؑ ہیں"۔جناب زینبؑ سے ابن زیاد کہنے لگا۔"تم کو اپنے نانا کا واسطہ مجھ سے گفتگو کرو"۔جناب زینبؑ نے فرمایا۔"او دشمن خدا رسولؐ! تو کیا چاہتا ہے؟ تو نے ہمیں ہر نیک و بد کے سامنے رسوا کیا ہے۔ابن زیاد نے کہا تم نے خدا کا فیصلہ اپنے اور اپنے بھائی کے بارے میں دیکھ لیا جو یزید سے خلافت حاصل کرنے کا خواہش مند تھا لیکن اس کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔اس کی امید ناامیدی میں بدل گئی اور ہمیں خدا نے اس پر فتح دی"۔حضرت زینبؑ نے فرمایا۔"او مرجانہ کے بیٹے! تجھ پر لعنت ہو۔اگر میرے بھائی کو خلافت (العیہ) کی طلب تھی تو اس لیے کہ وہ ان کے نانا اور بابا کی وارثت تھی البتہ تو اپنے جواب کے لیے تیار رہ۔جس وقت خدا کی عدالت میں (تیرے دشمن) محمدؐ کے روبرو تجھے جہنم میں قید کیا جائے گا"۔

فدا کار پھوپھی اور غیرت مند بھتیجا

اس وقت امام زین العابدین علیہ السلام کو اپنی پھوپھی کے بارے میں